احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 24۔ فروری 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 41 | سوموار 16 شوال۔ 1417ھ 24 تبلیغ 1376ھش 24 فروری 1997ء

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر انتقال فرما گئے

جنازہ آج صبح دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ہو گا

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ فدائی اور مخلص خادم، اعلیٰ روحانی وجود حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر انتقال فرما گئے۔ حضرت مولانا صاحب نے طویل عرصہ تک افریقہ میں نہایت مشکل حالات میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمت دین کا فریضہ ادا کیا جس کے نتیجے میں آج وہاں پر لاکھوں کی تعداد میں احمدیہ جماعتیں موجود ہیں۔ غانا میں جہاں پر افریقہ کی سب سے بڑی جماعت قائم ہے آپ نے جماعت کو قائم کرنے میں یادگار خدمات انجام دیں۔ آپ خدا رسیدہ روحانی وجود تھے۔ آپ کا جنازہ مورخہ 24 فروری 1997ء کو صبح دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس قدر ابرار، اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہو گزرے ہیں، جو رات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے، جو روحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔ بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہوں گے جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں اور خوب لذیذ اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں، مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند ان پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سستی سے بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 34)

اخلاقِ حسنہ کے سامنے بڑے بڑے سرکش بھی سر جھکا دیتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک غریب انسان جو سادہ پھٹے ہوئے کپڑوں میں ہو اس کا جسم مجسم نور بن جاتا ہے اور اس کا نور خدا کے فضل اور رحمت کو اپنی طرف اس طاقت کے ساتھ کھینچتا ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کا فضل اور رحمت اس پر اس حیرت انگیز شفقت کے ساتھ برستے ہیں کہ وہ شخص جو پھٹے پرانے، سادہ کپڑوں میں ملبوس ہو بسا اوقات اس کی باتیں خدا کی باتیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (۔) خبردار ایسے بھی غریب ہیں پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، پراگندہ بال ان کے سروں پر خاک پڑی ہوتی ہے (۔) اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ایسا ضرور ہو گا تو ضرور ایسا ہو کر رہتا ہے۔ یہ وہ نورانی وجود ہیں جن کی خاک، جن کے کپڑوں کی بدحالی، جن کے سر کے بالوں کا بکھرا ہوا ہونا اور ان میں خاک پڑے ہونا ان کے نور کی طاقت کو روک نہیں سکتے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے غریب اور فقیر لوگ جب کہہ دیتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ یونہی ہو گا تو ویسا ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کی تقدیر ان کی آواز کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ وہ تبدیلی کرنے والے لوگ ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کیا کرتے ہیں۔ نہ اچھے کپڑے آپ کے کام آئیں گے، نہ خوبصورت گھر، نہ اعلیٰ درجے کی موٹریں ان پہلوؤں سے تو دنیا آپ سے بہت زیادہ آگے نکل چکی ہے۔ ایک ایک ایسا دنیا میں امیر آدمی ہے کہ جس کی دولت تمام دنیا کی جماعت کی دولت کے برابر یا اس سے بھی شاید بڑھ کر ہو تو روپے پیسے میں، ظاہری چمک دمک میں، اپنے کپڑوں کے حسن میں، اپنے مکانوں کی آرائش میں آپ اگر فخر کرتے ہیں تو ایک بے کار فخر ہے ان چیزوں میں کوئی طاقت نہیں، کوئی ان کو دیکھ کر آپ کے پیچھے نہیں چلے گا۔ مگر غربت میں خدا ترسی، غربت میں خدا کے اخلاق اپنانا، اس کی صفات حسنہ کو اپنے وجود میں جاری کر لینا صرف یہ ایک طاقت ہے جو جماعت احمدیہ کو نصیب ہو رہی ہے اور بڑھ رہی ہے اور اس کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اس طاقت کی پرورش کریں، اسے اور بڑھائیں۔ جتنا یہ اخلاق حسنہ کی طاقت اونچی ہو گی اتنا ہی جماعت احمدیہ کی سربلندی ہو گی۔ اتنا ہی گردوپیش کے بڑے بڑے سرکش لوگ بھی آپ کے اخلاق حسنہ کی طاقت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوتے چلے جائیں گے اور اس بات کی گواہی ہر طرف سے مل رہی ہے کہ یہی ہوتا ہے اور یہی ہو رہا ہے اور یہی ہو گا۔ بسا اوقات آنے والے جو بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا تو کسی احمدی کا نام لیتے ہیں یا اس کے ساتھ آئے ہوں تو اشارہ کرتے ہیں اس کے خلق حسن نے ہمیں آمادہ کیا ورنہ دلیل کی بات نہیں تھی۔ یہ ہم میں رہتے ہوئے اجنبی تھا ہمارے ماحول میں ایک مختلف قسم کی چیز تھی جس نے توجہ کو کھینچا ہے اور اس کے اخلاق نے ہمارے دلوں میں یقین پیدا کیا یعنی اپنے متعلق کہتا

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب لندن کی والدہ محترمہ بی بی عائشہ صاحبہ زوجہ مکرم عبدالسلام خان صاحب پشاور (بعمر 75 سال) اسلام آباد میں 15۔ فروری 97ء کو انتقال کر گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھایا۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عطاء اللہ صاحب رانجھا دارالرحمت غربی ربوہ حال لاہور بقضائے الٰہی 97-2-18 بوقت ساڑھے پانچ بجے صبح وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے 97-2-19 کو بعد فجر بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم حکیم شیر محمد صاحب آف بجن رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی اور ذکاء اللہ رانجھا صاحب سکواڈرن لیڈر کی والدہ اور کرنل دلدار احمد صاحب کی خالہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب بنگش ابن مکرم محمد صدیق خان صاحب (ر) ڈی ایس پی آف کوہاٹ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف گذشتہ چند ماہ سے بیمار تھے۔ بغرض علاج نیویارک امریکہ لے جایا گیا جہاں اپریشن ہوا لیکن صحت یاب نہ ہو سکے۔
موصوف محترم قریشی محمود احمد ہاشمی صاحب (وفات یافتہ) ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے بڑے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور بیوہ و جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کسٹم ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب دارالبرکات ربوہ گذشتہ چند ہفتوں سے شدید بیمار ہیں۔ ان کے بائیں جانب فالج کا اٹیک ہوا ہے اور قوما کی حالت میں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔
ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کا دروازہ بند کر کے تنہائی میں دعا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24- تبلیغ 1376 ھش 24 - فروری 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے گذشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جارہی ہے۔ اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پاچکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے ہماری توجہ تقویٰ کی طرف مبذول کروائی ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں غیب پر ایمان لانا چاہئے۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جو ہمیں نظر تو نہیں آتیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے اور ہماری زندگی کی بہبود کے لئے ہمیں ہدایت فرمائی ہیں۔ جب تک ان پر ایمان نہ لایا جائے نہیں کہا جاسکتا کہ ہم دین کے صحیح راستے پر گامزن ہیں۔ کئی باتیں ایسی ہیں جو ہمارے تکاہل اور تساہل کی وجہ سے کمزور ہونے لگتی ہیں۔ عبادت کو ہی لیجئے۔ کبھی انسان کے دل میں بڑا جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ عبادت میں مگن رہے اور کبھی وہ اس سے پیچھے ہٹنے لگتا ہے۔ جب پیچھے ہٹنے لگتا ہے تو تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پھر اس کی طرف توجہ کرے بلکہ پہلے سے زیادہ توجہ کرے تاکہ اس میں جو کاہلی کا عنصر آگیا ہے وہ نکل جائے۔ تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ایک اور بات کی طرف حضرت صاحب نے ہماری توجہ مبذول کرائی ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اس کا ایک حصہ ہم خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں دین کو ضرورت پیش آتی ہے وہاں دیا جائے۔ جہاں کوئی مفلس اور غریب نظر آتا ہے اور ضرورت مند ہے اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ حاجت مندوں کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ لیکن ایسا وہ کر اسی وقت سکتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لائے اور اس ایمان کو یقین کے درجے تک پہنچادے۔ کیونکہ اپنا کمایا ہوا مال عام طور پر انسان سمجھتا ہے کہ وہ اسی کے لئے ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاتا ہے اور اسی ایمان کو یقین کے درجے تک پہنچاتا ہے تو اسے ساری دنیا کی ضروریات سامنے رکھنی پڑتی ہیں۔ جہاں بھی وہ کسی کی مدد کر سکتا ہے وہاں اسے مدد کرنا ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے انسان تقویٰ حاصل کر سکتا ہے اور تقویٰ حاصل کرنے سے فلاح یاب ہو جاتا ہے اور فلاح یاب ہو کر ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ جب وہ ایسا کرنا شروع کر دیتا ہے تو اسے یہ راستہ آسان لگنے لگتا ہے۔ اگرچہ بظاہر آسان تو نہیں ہے۔ لیکن اس کا عزم اور اللہ تعالیٰ کی مدد یہ دونوں مل کر اس کے لئے اس راستے کو آسان کر دیتے ہیں اور وہ حقیقی معنوں میں متقی کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں برا مانتے ہیں وہ بھی صحیفہ قدرت کے مخالف ہیں۔ اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو۔ نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنے والے ہیں۔ اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔"

اس ارشاد میں ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی گئی ہے کہ ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا قویٰ عطا کئے ہیں اور ان کا صحیح مصرف کیا ہے۔ ان دونوں باتوں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم اپنی استعدادوں پر غور نہ کریں تو ممکن ہے کہ جتنا ہم کام کر سکتے ہیں اور جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ کرنے کی کوشش نہ کریں اور اس سے بہت پیچھے رہ جائیں۔ اور ان قویٰ کا صحیح استعمال' یہ بات بھی غور کے قابل ہے۔ دنیا کی ہر چیز کو صحیح طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور غلط طور پر بھی صحیح طور پر استعمال کرنا صحیفہ قدرت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اسی چیز کا غلط استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد ہو جانے والی بات ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے قویٰ کو اس طرح استعمال کریں کہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ جس صحیح کام کے لئے کوئی قوت ہمیں دی گئی ہے اسی کام کے لئے استعمال کرنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہمارے قویٰ صرف ہمارے اپنے لئے استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ آخر ہم اس دنیا میں ایک معاشرے میں رہتے ہیں اور کوئی انسان الگ تھلگ زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ صحیفہ قدرت کے خلاف جاتا ہے۔ ہمیں حق العباد کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور اپنے قویٰ کو ہر ممکن طریق پر اپنے لئے اور سب لوگوں کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جو لوگ اپنی قویٰ کو استعمال نہیں کرتے۔ نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ اپنے لئے بھی استعمال نہیں کرتے وہ یقیناً عملی طور پر خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے یہ قویٰ پیدا ہی کیوں کئے۔

پس ہمیں ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا قویٰ عطا کئے ہیں اور ان کا صحیح مصرف کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

جھوٹ کا توڑ جھوٹ سے نہ کریں
آدمی سے نہیں، خدا سے ڈریں
سچ پہ قائم رہیں ہر اک لمحہ
سچ کی خاطر ہو، ہم جئیں کہ مریں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکار عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

وصیت کے معاملہ میں بھی کچھ خرابیاں زائد قانون بنانے کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں- مثلاً عورتوں کی طرف سے یہ شکوہ پیدا ہوا کہ صاحب جائیداد کے لئے وصیت آسان ہے وہ چاہے تو جائیداد کی 1/10 کی وصیت کر کے اس نظام میں شامل ہو سکتا ہے مگر اکثر عورتیں صاحب جائیداد نہیں ہوتیں اور ان کی براہ راست آمد بھی نہیں ہوتی بلکہ آمدنی تو تمام تر خاوند کی ہوتی ہے- وہ بیچاریاں جو ویسے نیکی اور تقویٰ کے معیار میں اعلیٰ درجہ پر یا صف اول میں ہیں وہ محض اس لئے کہ جائیداد نہیں ہے کیوں اس عظیم الشان قربانی سے محروم کی جاتی ہیں؟ اس کے کئی پہلوؤں سے جواب دیئے جاسکتے ہیں- لیکن ان کی مشکل حل کرنے کے لئے ایک یہ قانون بنادیا گیا کہ حق مہر بھی عورت کی جائیداد میں تصور ہو گا- جو شخص کسی عورت کے لئے حق مہر مقرر کرتا ہے اس کی بیوی کو گویا جائیداد مل گئی اور وہ چاہے تو اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کر سکتی ہے- قانون تو اس لئے بنایا گیا تھا کہ جو اعلیٰ مالی قربانی کی روح رکھنے والے لوگ ہیں وہ محروم نہ رہیں- جب اس قانون کے چور دروازے سے وہ لوگ داخل ہونے لگ گئے جو اعلیٰ قربانی کی روح نہیں رکھتے تھے تو بہت سے ایسے معاملات سامنے آنے لگے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ان میں روح وصیت موجود نہیں ہے- کسی خاوند نے فرضی 30 روپے مہر رکھا ہوا ہے اور ویسے بہت صاحب حیثیت ہے- بعض دفعہ پرانے زمانوں میں دس' دس روپے مہر بھی رکھے گئے اور مہر رکھتے وقت بعض دفعہ خاوند کی حیثیت اور تھی اور بعد میں جب عورت نے وصیت کی تو اس وقت خاوند کی حیثیت اور ہو چکی تھی- بعض دفعہ اچھی حیثیت کے باوجود رسماً اور رواجاً یا ویسے ہی عورتوں کی حق تلفی کرتے ہوئے پورا حق مہر نہیں رکھا گیا- قانون جو بن گیا کہ حق مہر جائیداد متصور ہو گا تو کثرت سے ایسی وصیتیں آنی شروع ہو گئیں جن میں وصیت کی روح موجود نہیں تھی محض قانون کا تقاضا پورا ہو رہا تھا-

پھر اسی طرح اور بھی بہت سے ایسے معاملات سامنے آنے لگے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ قانون کے لفظی پیمانے تو بھرے جا رہے ہیں لیکن ان میں روح وصیت موجود نہیں ہے- مثلاً والدین ریٹائرڈ ہو گئے یا پنشن کمیوٹ (Commute) کرالی اور اس کے بعد ان کے پاس براہ راست کوئی آمد نہ رہی' سب کچھ اپنے بچوں کو دے دیا اور اس کے بعد وصیت کر دی اور وصیت میں 20' 25 روپے یا 40 روپے جو انہوں نے سمجھا کہ ہم اس کو تحفہ کے طور پر شمار کر سکتے ہیں وہ پیش کر دیا اور نظام وصیت نے آنکھیں بند کر کے وہ وصیتیں قبول کر لیں- چونکہ یہ اصول تھا کہ جس کے پاس جو ہے اس کے مطابق وصیت کرے گا' اس کے پاس اتنا ہی ہے اس لئے انہوں نے اس وصیت کو قبول کر لیا حالانکہ ان کے بچے بہت خوشحال ہیں- بعض ایسی صورتیں بھی میرے سامنے آئیں کہ والدین لکھ پتی تھے لیکن جب ان میں سے کسی ایک فوت شدہ کا حساب دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ سالہا سال سے ایک روپیہ بھی ادا نہیں ہوا اس لئے کہ ان کا موقف یہ تھا کہ ہم بچوں کے پاس رہتے ہیں بس انہی کی آمد پر ہمارا گزارہ تھا- تو قانون کا تقاضا تو بظاہر پورا کر لیا لیکن جس مقصد کے لئے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کو خدا تعالیٰ نے یہ تحریک عطا فرمائی تھی کہ وہ لوگ جو نفس کی قربانی میں پورے اترتے ہیں مال کی قربانی میں بھی اگر وہ نمایاں صورت اختیار کریں تو ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے- جو لوگ (عبادت گزار ہوں دین میں اچھے ہوں' ظاہری طور پر (احکام دینیہ) کے تقاضے پورے کرنے والے ہوں تو وہ بہرحال خدا کے نزدیک مقبول ہیں لیکن اگر مال کی قربانی میں بھی عام لوگوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہوں تو پھر وہ موصی بننے کے مستحق ہوں گے- یہ جو شکلیں ہیں یہ تو مالی لحاظ سے قربانی کے اعلیٰ معیار پر شمار کی ہی نہیں جاسکتیں-

جب بعض معاملات میں مزید چھان بین کی گئی تو اور صورتیں بھی سامنے آئیں کہ موصی کا چندہ تحریک جدید تو ہزار روپیہ ہے لیکن وصیت ایک آنہ بھی نہیں کیونکہ (بقول اس کے) اس کی آمد کوئی نہیں- چندہ وقف جدید تو سو' دو سو روپے ہے لیکن چندہ وصیت کوئی نہیں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس کی آمد کوئی نہیں- اس طرح موصی نے ورثہ چھوڑا اور اس میں سے نقد رقم کی صورت میں وصیت ادا کی گئی مگر حساب میں گزشتہ دس بارہ سال سے کوئی آمد نہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آمد کوئی نہیں تھی تو روپیہ کس طرح پیچھے چھوڑ گیا- اس قسم کے سوالات ایسے ہیں جن میں بہت سی دقتیں سامنے آنے لگیں- ایک رجحان تو یہ تھا کہ اور قانون بنائے جائیں لیکن (قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب) نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایسی وصیتوں کو سرسری جائزہ لے کر معلق کر دیا جائے اور ان کی تحقیق کی جائے- یہ بھی اپنی ذات میں قانون بن گیا اور اس کا بھی غلط مفہوم سمجھ کر غلط طور پر اس پر عمل ہونے لگا- مثلاً ایک عورت جو فوت ہو گئی اس کے خاوند نے دس روپے مہر لکھوایا ہوا تھا اس کے بچوں نے کہا کہ ہم اس کا مہر پچاس روپے یا ہزار روپیہ یا لاکھ روپیہ کر دیتے ہیں وصیت منسوخ نہ کرو اور محکمے نے چپ کر کے منظور کر لیا یعنی سفارش کر دی- پھر ایک فوت شدہ ماں یا باپ اپنی زندگی میں تو کچھ نہیں دے سکا اس عذر کے تابع کہ میں اپنے بچوں پر انحصار کرتا ہوں لیکن اس کا اصرار یہ رہا کہ مجھے مالی قربانی کی اولین صف میں ضرور شامل کر لیا جائے- زندگی میں مالی قربانی کوئی پیش کی چنانچہ اس کے فوت ہونے کے بعد جب معاملہ رد کیا گیا تو دفتر وصیت والوں نے سفارشیں شروع کر دیں کہ بیٹے یا دوسرے ذی حیثیت عزیز لاکھ روپے دینے کے لئے تیار ہیں دس لاکھ روپیہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں کہ ان کی وصیت مقبول ہو اور اگر پہلے نہیں دے سکے تھے تو اب قبول کر لیں- یہ وہ معاملات ہیں جن پر اس (-) کا اطلاق ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد ان سے کوئی "عدل" قبول نہیں کیا جائے گا- اگر سونے کے پہاڑ بھی پیش کریں گے تو وہ کوتاہی جو زندگی میں ہو گئی ہے وہ دور نہیں ہو سکتی- وہ حق مہر جو زندگی میں مقرر نہیں ہوا اس کو اولاد کیسے مقرر کر سکتی ہے- تو جب میرے علم میں ایسی باتیں آئیں تو میں نے دفتر وصیت کے جو منتظم تھے ان کو پکڑا ان کو کہا کہ صرف موصی کے تقویٰ کا معیار اونچا ہونا ضروری نہیں- بلکہ تمہارے تقویٰ کا معیار اونچا ہونا بھی ضروری ہے- مال کون دیتا ہے یا کتنا دیتا ہے یہ بحث ہی نہیں ہے- اگر مال کی بحث ہوتی تو خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ سونے کے پہاڑ بھی رد کر دیئے جائیں گے- بحث صرف یہ ہے کہ جو کچھ دیا گیا تھا اس کے پیچھے روح تقویٰ تھی یا نہیں- اور اگر روح تقویٰ تھی تو پھر خواہ تھوڑا بھی تھا تو تمہیں رد کرنے کا کوئی حق نہیں- لیکن اگر روح تقویٰ نظر نہیں آتی یعنی زندگی میں تو کچھ نہیں ہو سکا مرنے کے بعد اولاد اس کا تقویٰ پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہو تو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی-

اس لئے میں موصیان کو نصیحت کرتا ہوں کہ زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنے معاملات کو درست کر لینے کا ابھی وقت ہے- اگر اس دور میں آپ نے اپنے معاملات درست نہ کئے یا بعض باتیں مخفی رکھیں اور کسی پہلو سے بھی آپ تقویٰ کے معیار میں پورے نہ اترے تو یہ وہم دل سے نکال دیں کہ قیامت کے دن آپ اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کے بدلے اس دنیا کی مالی قربانیاں پیش کریں گے- یہاں کھاتے میں جو کچھ مرضی لکھا ہوا ہو یہ دفتر وصیت کا کھاتہ وہاں منتقل نہیں ہو گا- کراماً کاتبین کے کھاتے اور ہیں خدا کے فرشتے جو کھاتے تیار کرتے ہیں ان کے لکھنے کا طرز بھی اور ہے ان کی Accountancy (اکاؤنٹینسی) کا نظام بھی بالکل مختلف ہے- انہوں نے یہاں بیٹھ کر کوئی چارٹرڈ اکاؤنٹینسی تو نہیں کی کہ وہ ظاہری طور پر اعداد و شمار کے پیچھے جائیں- انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ گر سیکھے ہیں کہ کس کی قربانی کو (جس کے پیچھے خاص روح تھی) کتنا بڑھا کے لکھنا ہے اور کس کی قربانی کو کتنا کم دکھا کے لکھنا ہے یا بالکل صفحہ ہستی سے ملیامیٹ کر دینا ہے- تو خدا کے ہاں Accountancy کے حساب اور ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر اپنے معاملات درست کریں- دنیا کی Accountancy کے دھوکہ میں مبتلا نہ رہیں-

بہرحال ایک دور تو وہ تھا جب اس قسم کی وصیتیں معلق کی گئیں اور ابھی تک معاملے لٹک رہے تھے- یہاں تک کہ وفات کے بعد بڑی افسوسناک صورتیں سامنے آنے لگیں اور یہ باتیں عزیزوں اور خاندان کے لئے ٹھوکر کا موجب بنیں- بعض لوگوں نے کہا کہ ہم اتنا چندہ دینے والے' ہماری والدہ اتنی بزرگ' ہمارے والد اتنے بزرگ' اتنے پرانے احمدی ہیں- ہم اس قسم کے لوگ ہیں- آپ ہوتے کون ہیں وصیت رد کرنے والے- ٹھیک ہے انسان کی کوئی حیثیت نہیں ہے کسی کو وصیت رد کرنے کی مگر انسان کی یہ حیثیت بھی نہیں ہے کہ جس وصیت کو خدا تعالیٰ کا (کلام) رد کر رہا ہو اور اصول بیان کر چکا ہو کہ اس کو رد کرنا ہے اسے ادنیٰ انسان قبول کرے- میں تو اس پہلو سے ان باتوں کو دیکھتا ہوں اس لئے اس ہمیں کوئی تکبر نہیں ہے کہ کسی کی وصیت رد کی جا رہی ہے' اس پر کوئی فضیلت کا اظہار نہیں ہے اس کی کوئی تحقیر نہیں ہے' مجبوریاں اور بے اختیاری ہیں- (کلام الٰہی) نے جو حساب مقرر کئے ہیں' جو معیار مقرر کئے ہیں ان کے پیش نظر فیصلہ ہو گا- یہ اللہ کی مرضی ہے کہ کسی کا حال دنیا میں کھول دے اور کسی کا نہ کھولے- کسی کا حساب کھول کر اسے معاف کر دے اور کسی کا نہ کھولنے کے باوجود معاف نہ کرے یہ ایسے معاملات ہیں جن کے اوپر نہ میں فتویٰ دے سکتا ہوں نہ کبھی کوئی انسان فتویٰ دے سکے گا- ان کا اللہ سے تعلق ہے اور اللہ ہی ان کا فیصلہ کرنے والا ہے-

(از خطبہ فرمودہ 28 مارچ 1986ء)

ایک اچھی بات

خدا کے دو حکم ہیں- ایک کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور انسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں سے کرو بلکہ کوئی بھی آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے شہاب ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے

شیخ خورشید احمد سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1955ء

تدریجی ترقی کی ایک جھلک

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک غیر معمولی نشان ہے۔ کیونکہ ہر سال یہ جلسہ دنیا پر واضح کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے برگزیدہ بندے سے کوئی وعدہ کرتا ہے تو پھر ظاہری حالات خواہ بالکل مخالف ہوں اور اس وعدے کا پورا ہونا کتنا ہی ناممکن نظر آئے لیکن اللہ تعالیٰ بہرحال اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور اس طرح بتا دیتا ہے کہ۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا تو اس نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ

"میں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور فرمایا

تجھ سے فیض یاب ہونے کے لئے اس طرح دور دراز سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ جب یہ خبریں نازل ہوئیں تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خود ان کے گاؤں میں رہنے والے بھی نہ جانتے تھے۔ ظاہری حالات سراسر مخالف تھے اور جب آپ نے.... دعویٰ فرمایا تو آپ کو قدم قدم پر شدید مخالفتوں ابتلاؤں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام مخالف حالات کے جمع ہو جانے کے باوجود اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اسی شان کے ساتھ پورا فرمایا کہ آپ کے مخالفین بھی چاروناچار یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ

"قادیانی جماعت تمام مخالفتوں کے علی الرغم بڑھتی چلی گئی۔ اور آج تک مخالفت کے جتنے طوفان اس کے خلاف اٹھے ان کی لہریں تو آہستہ آہستہ دبتی رہیں مگر یہ گروہ پھیلتا ہی چلا گیا"

(ہفت روزہ المنیر لائل پور 8۔ اگست 1955ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے اسی وعدہ کے پورا ہونے کا ایک عملی مظاہرہ ہے جو ہر سال احمدیت۔.... کی خدائی تحریک کی تدریجی ترقی اور کامیابی کی ایک جھلک دنیا کو دکھاتا ہے۔ اس جلسے کے آغاز اور پھر سخت نامساعد حالات کے باوجود ہر سال اس کی مقبولیت، شہرت، رونق اور برکت میں اضافہ فی الحقیقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک نہایت ایمان افروز باب ہے۔ جس کا مطالعہ احمدیت کی صداقت کی ایک محکم دلیل اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔

ذیل میں ہم سالانہ جلسہ کے اغراض و مقاصد، ابتدائی عہد کے جلسوں کی روائیداد اور پھر ہر سال اس کی رونق و شہرت میں اضافے کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

1891ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس جلسے کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا:۔

1 "اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین حق) قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

2 اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق (-) پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے"

(اشتہار 7 دسمبر 93)

3 چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ مالی تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے.... لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین .... تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

4 اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو (-) وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

یہ ہیں وہ اغراض و مقاصد جن کے تحت جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی گئی!

سب سے پہلا جلسہ سالانہ سب سے پہلا سالانہ جلسہ 27 دسمبر 1891ء کو قادیان کی بیت اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں 75 کے قریب احباب شامل ہوئے۔ جلسے میں شامل ہونے والوں میں بعض غیر از جماعت معززین بھی شامل تھے۔ مثلاً منشی شمس الدین صاحب، جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور بھی اس میں شامل ہوئے۔

روئیداد جلسہ اس جلسہ میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک ممتاز اور جلیل القدر رفیق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب فاضل سیالکوٹی نے حضرت بانی سلسلہ کا معرکتہ الآرا مضمون بہ عنوان "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنایا.....

(حیات احمد، جلد سوم)

جلسہ سالانہ کو ناکام بنانے کی کوششیں دوسرا سالانہ جلسہ مورخہ 27 تا 29 دسمبر 92 کو منعقد ہوا۔ اس جلسے کو ناکام بنانے کے لئے مخالفین نے بہت کوششیں کیں۔ یہ فتویٰ دیا کہ اس جلسے پر جانا بدعت بلکہ معصیت ہے اور جس شخص نے ایسا جلسہ تجویز کیا ہے وہ مردود ہے (اللہ پناہ دے) یہ فتویٰ لاہور کی چینیاں والی مسجد کے امام مولوی رحیم بخش صاحب نے جاری کیا اور دیگر مخالفین سلسلہ نے اس کی تائید کی۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس فتویٰ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے 17 دسمبر 92ء کو "قیامت کی نشانی" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا، جس میں یہ ثابت فرمایا کہ یہ فتویٰ سراسر غلط ہے۔

(آئینہ کمالات (-))

دوسرا سالانہ جلسہ مندرجہ بالا کوششوں کے نتیجہ میں بجائے اس کے کہ یہ جلسہ ناکام رہتا۔ دوسرے سال جلسے کی حاضری پہلے کی نسبت کم و بیش چھ گنا زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ تقریباً 500 اشخاص جلسے میں شامل ہوئے۔ جو مہمان باہر سے جلسے میں شریک ہونے کے لئے آئے ان کی تعداد قریباً 327 تھی۔

حضرت مولانا نور الدین جموں سے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے اور بابا زین الدین ابراہیم صاحب انجینئر بمبئی سے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ (حیات احمد)

جلسے کی روئیداد پہلے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے تقریر کی.... سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک قصیدہ مدحیہ سنایا.... حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے احباب کی باہمی محبت اور تقویٰ اور طہارت کے بارے میں مناسب وقت چند نصیحتیں کیں....28 دسمبر کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے.... یہ قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریات (دین) کا جامع اور عقائد کا خوبصورت چہرہ معقول طور پر دکھاتا ہو۔ تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔.... یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور ہندوستان میں دورہ کریں۔ بعد اس کے دعائے خیر کی گئی۔"

(آئینہ کمالات (-))

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے تاثرات حضرت (اماں جان) کے والد بزرگوار حضرت میر ناصر نواب اس جلسے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"اس جلسہ میں تین سو سے زیادہ شریف اور نیک لوگ جمع تھے۔ جن کے چہروں سے (-) نور ٹپک رہا ہے، امیر، غریب نواب، انجینئر، تھانیدار، تحصیل دار زمیندار سوداگر حکیم غرض ہر قسم کے لوگ تھے ہاں چند مولوی بھی تھے، مگر مسکین مولوی"

اس جلسے کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا۔

سال گزشتہ میں ... صرف 75 احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان تشریف لائے تھے .... تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے 75 کے 327 احباب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی۔ اب سوچنا چاہئے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان نہیں۔

(آئینہ کمالات (-))

مندرجہ بالا تفصیل سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کی بنیاد کتنی نیک اغراض و مقاصد کے ماتحت رکھی گئی۔ ابتدائی جلسوں میں حاضری کیا تھی کن کن طبقوں کے افراد ان میں شامل ہوئے، کیسی تقریریں کی گئیں اور کس طرح روز اول ہی سے مخالفین نے اس جلسے کو ناکام بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

امامت اولیٰ اور امامت ثانیہ میں سالانہ جلسے! ان ابتدائی جلسوں کے بعد مخالفانہ کوششیں زیادہ منظم، وسیع اور تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئیں۔ لیکن واقعات اس پر شاہد ہیں کہ جوں جوں مخالفت کے طوفان شدت اختیار کرتے چلے گئے سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ترقی کرتا چلا گیا۔ اور ہر سال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اس ترقی کا ایک زندہ ثبوت پیش کرتا رہا۔ چنانچہ

جب 1908ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے اور دنیا یہ گمان کرنے لگی کہ یہ سلسلہ اب ہمیشہ کے لئے ختم ہوا کہ ہوا تو اس سال دسمبر میں جماعت کے سالانہ جلسے میں کم و بیش آٹھ سو اشخاص نے شرکت کی۔ اس کے بعد 1914ء میں حضرت امام اول مولوی حکیم نور الدین صاحب کا انتقال ہوا۔ اور مخالفین سلسلہ کی تباہی کے خواب دیکھنے لگے لیکن اس سال سالانہ جلسے میں دو ہزار احمدی شامل ہوئے۔ 23 تک یہ جلسہ بیت نور کے صحن میں ہوتا رہا لیکن 24ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وسیع میدان میں جلسہ گاہ بنایا گیا۔ جس میں دس بارہ ہزار اشخاص کے بیٹھنے کی گنجائش رکھی گئی لیکن حضرت صاحب کی تقریر کے وقت تمام گیلریاں، اندرونی میدان اور دروازے پر ہو گئے۔ اور صرف بیرونجات سے آنے والے مہمانوں کی تعداد تیرہ چودہ ہزار تک پہنچ گئی۔

(الفضل 3 جنوری 1925ء)

ہر سال یہ تعداد بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ جب 1939ء کا جلسہ سالانہ ہوا جبکہ حضرت امام جماعت الثانی کی پچیس سالہ امامت جوبلی منائی گئی تو یہ تعداد چالیس ہزار تک پہنچ گئی۔

قیام پاکستان اور قادیان سے نقل مکانی! قیام پاکستان اور 1947ء کے خونریز فسادات میں جماعت احمدیہ کو بھی دیگر مسلمانوں کی طرح سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اور اسے اپنے محبوب مرکز قادیان سے نقل مکانی کرنا پڑی۔ اور جماعت کی طاقت پاکستان اور بھارت میں منقسم ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل سے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی بالغ نظر قیادت میں

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

حامد محمود کریم- پولینڈ

ممنونِ احسان

مکرم حامد کریم محمود صاحب پولینڈ سے لکھتے ہیں۔

بزگوارم مکرمی و محترمی نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ الفضل کا بہت شدت سے انتظار رہتا ہے کیونکہ بہت معلوماتی مضامین اور پھر پاکستان کی خبریں جو ہمارے جیسے ملک (پولینڈ) کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں کیونکہ یہاں اپنے ملک کا کوئی اخبار نہیں ملتا۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی ان سے مستفید ہوتے ہیں۔

آپ مختلف موضوعات پر احباب جماعت کو لکھنے کے لئے ابھارتے رہتے ہیں اور یوں ان کی دلجوئی بھی فرماتے ہیں۔ اور بہت دلچسپ واقعات آج کل اخبار الفضل میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔

خاکسار کے ساتھ بھی کئی واقعات رہے ہیں جو جماعتی دوروں کے سلسلہ میں پیش آئے۔ میرا خیال ہے اگر آپ کو پسند آئے تو باری باری لکھتا رہوں گا اور یہ واقعات لیٹویا* یوکرن' تھوانیا اور بیلاروس کے ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک واقعہ "ممنون احسان" کے تحت ارسال کر رہا ہوں اگر مناسب خیال فرمائیں تو شائع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی اور فعال لمبی زندگی عطا فرمائے گزشتہ دنوں الفضل فورم کے تحت بہت معلوماتی سوال و جواب کی شکل میں الفضل کی ابتداء سے لے کر پرنٹنگ تک کے مراحل کو پیش کیا گیا تھا۔

خاکسار کی طرف سے تمام احباب عملہ الفضل کی خدمت میں سلام۔

یہ آج سے تین چار سال پہلے کی بات ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر خاکسار پولینڈ سے لتھوانیا اور بیلاروس کے دورہ پر بذریعہ کار گیا۔ لتھوانیا سے مکرم برادرم اخلاق انجم مربی سلسلہ خاکسار کے ساتھ بیلاروس کے دارالحکومت MINSK گئے اور وہاں ایک احمدی سٹوڈنٹ کے پاس ٹھہرے۔ ہمارے پاس جو کار تھی وہ ڈیزل کار تھی اور اس کی نمبر پلیٹ بیلجیئم کی تھی۔ کیونکہ پولینڈ آنے سے قبل خاکسار بیلجیئم میں بطور مربی کام کرتا تھا اور خاکسار اپنی ذاتی کار پر یہ سفر کر رہا تھا۔ لتھوانیا میں ڈیزل کا کوئی مسئلہ نہ تھا اور وہاں سے ہم نے چلتے ہوئے گاڑی کی ٹینکی بھروالی تھی۔ Alytus جہاں ہمارا مشن ہاؤس لتھوانیا میں تھا وہیں سے MINSK بیلاروس کا دارالحکومت 350 کلومیٹر سے دور تھا۔ اور ہمارا خیال تھا کہ وہاں ڈیزل کا مسئلہ نہ ہو گا لیکن جب وہاں پہنچے تو معاملہ برعکس تھا۔ ایک دن جب دیکھا کہ گاڑی میں ڈیزل بہت تھوڑا رہ گیا ہے تو ایک مقامی روسی دوست کو ساتھ لیا تاکہ وہ ہمیں ایسے پٹرول پمپ کی راہنمائی کرے جہاں ڈیزل مل سکتا ہو (یاد رہے روس میں 90 فی صد کاریں پٹرول سے چلتی ہیں صرف بس اور ٹرک وغیرہ ڈیزل پر ہیں کیونکہ وہاں پٹرول بہت سستا ہے) دو تین گھنٹے مختلف پمپوں پر جاتے رہے آخرکار ایک پٹرول پمپ مل گیا ہم بہت خوش ہوئے کہ ہمارا مسئلہ حل ہو گیا۔

لیکن پمپ پر کام کرنے والی عورت نے جب ہماری گاڑی کا نمبر دیکھا تو کہنے لگی کہ آپ چونکہ غیر ملکی پلیٹ رکھتے ہیں اس لئے آپ کو ڈالرز میں ادائیگی کرنی ہو گی کیونکہ یہ وہاں کا قانون ہے کہ غیر ملکیوں سے ڈالر میں ادائیگی کرواتے ہیں ہم نے اس کے بڑے افسر سے بات کی تو اس نے کہا کہ اگر آپ نے ڈالر میں ڈیزل نہیں خریدنا تو صرف 5 لیٹر ڈیزل میں دے سکتا ہوں۔ ہم چونکہ ڈالر میں ادائیگی نہیں کرنا چاہتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ نارمل قیمت سے کئی گنا کا وہ مطالبہ کر رہی تھی مرتا کیا نہ کرتا۔ ہم نے 5 لیٹر پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا۔

اگلے روز ہماری لتھوانیا واپسی تھی۔ ہمارا خیال تھا موٹروے پر کئی پٹرول پمپ مل جائیں گے۔ جب 70/ 80 کلو میٹر MINKS سے باہر آئے تو گاڑی کی ڈیزل والی سوئی بتانے لگی کہ میرا کچھ فکر کرو۔ چنانچہ رستہ میں ایک پٹرول پمپ کا سائن نظر آیا اور ساتھ لکھا تھا 5 کلو میٹر۔ ہم نے گاڑی اس طرف موڑلی ابھی ایک کلومیٹر دور گئے تھے کہ رستے میں ایک شخص کو اپنی گاڑی مرمت کرتے پایا خاکسار نے سوچا کہ بہتر ہے اس سے پوچھ لیا جائے کہ آگے جو پٹرول پمپ ہے اس پر ڈیزل دستیاب ہے یا نہیں اس نے بتایا کہ صرف پٹرول ہے ڈیزل وہاں نہیں ہے۔

چونکہ گرمیوں کے دن تھے اور دوپہر کا وقت ہو گیا تھا۔ ہمیں بھی سخت پیاس لگی تھی۔ فیصلہ کیا کہ برلب سڑک جو چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں سے پانی یا دودھ جو بھی میسر ہو پیتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے گاڑی وہاں روکی اور اس چھوٹے سے گاؤں میں داخل ہو گئے۔ چند بوڑھی رشین عورتیں نظر آئیں۔ ان سے پانی پوچھا تو انہوں نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں پانی تو پینے کے لئے اچھا نہیں البتہ دودھ مل سکتا ہے کیونکہ ان کی گائیں ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس گھر کی گھنٹی بجائی تو ایک نوجوان روسی باہر آیا اس کو ہم نے اپنی پیاس کا بتایا وہ ہمارے لئے ایک بڑا سا مرتبان دودھ کا بھر لایا اور ساتھ دو گلاس بھی دیے۔ ہم دودھ پی رہے تھے اور ساتھ ہی اس سے معلومات بھی حاصل کرنے لگے کہ یہاں قریب کوئی پٹرول پمپ ہے جہاں سے ہمیں ڈیزل مل سکے کیونکہ ہم نے ابھی کافی سفر کر کے لتھوانیا جانا ہے اور ہمارے پاس ڈیزل بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس پر اس خدا کے نیک بندے نے کہا فکر کی کوئی بات نہیں اس کا بھی انتظام ہو جائے گا۔

چنانچہ وہ ہمیں اپنے ایک انکل کے گھر جو اس گلی کی دوسری نکڑ پر تھا لے گیا۔ وہ زمیندار تھا اور ٹریکٹر کے لئے ان کے ہاں بڑے بڑے ڈرم ڈیزل کے موجود تھے اور دوسرے سردیوں میں

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل' آسٹریلیا

دلچسپ خبریں

آسٹریلیا کے کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کے لئے بھوکے جراثیم کی خدمات حاصل کی جائیں گی

گھروں کا کوڑا کرکٹ دو قسم کا ہوتا ہے ایک نامیاتی (ORGANIC) یعنی جو ایسی اشیاء کا بچا کھچا حصہ یا فضلہ ہوتا ہے جو زمین اگاتی ہے اور دوسرا غیر نامیاتی (INORGANIC) جیسے پلاسٹک' کاغذ' گتہ' کپڑا وغیرہ پہلی قسم جو نامیاتی ہے اس کے کوڑا کرکٹ کی مقدار آسٹریلیا کے بڑے آٹھ شہروں میں ۲۲ ملین ٹن تک سالانہ ہوتی ہے۔ اتنی بڑی مقدار کو ٹھکانے لگانا ایک خاصہ مشکل مسئلہ ہے۔ حکومت نے ۲۰۰۰ء تک اس مقدار کو ۴۰% کم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ حکومت نے بتیس لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک تحقیق کروائی ہے جو دنیا بھر میں اس سلسلہ کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تحقیق ہے۔ چنانچہ ایک ایسا بکٹیریا تیار کیا گیا ہے جو تیس سال کی بجائے صرف پانچ سال کے عرصہ میں کوڑا کرکٹ کو کھا کر اور اس پر عمل کر کے اسے نہایت قیمتی کھاد میں تبدیل کر دے گا۔ جو ملک کے اندر اور باہر فروخت کی جا سکے گی اور پھلوں اور اجناس کی پیداوار بڑھانے کا موجب ہو گی۔ اس طرح ان جراثیم (بکٹیریا) کی مدد سے ہر سال جہاں کروڑوں ٹن کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگ جایا کرے گا وہاں نہایت قیمتی روڑی بھی مہیا ہو جائے گی۔ گویا آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی بات ہے۔

عمر بھر تروتازہ رہنے کے لئے مچھلی کھائیں

انگلینڈ کے طبی مجلہ THE LANCET میں یونیورسٹی آف سرے کی ایک تحقیق شائع ہوئی ہے۔ کہ مچھلی کے تیل میں جو اومیگا-۳ (OMEGA-3) قسم کے تیل ہوتے ہیں وہ رات کے وقت نظر کی خرابی اور آنکھوں کی بیماری DYSLEXIA (جس میں پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے) کے لئے بہت مفید ہے۔ جو مائیں حمل کے دوران مچھلی زیادہ کھاتی ہیں ان کے بچے زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور جو ہونے والی مائیں مچھلی نہیں کھاتیں ان کے بچوں کے دماغ اور آنکھ کے پردہ کی جھلی کمزور رہ سکتی ہے کیونکہ اس سے ڈی۔ اے۔ ایچ۔ (DOCOSA HEXAENOIC ACID) کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دماغ اور آنکھوں کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔

مچھلی پر کئی ادارے تحقیق کر رہے ہیں۔ سڈنی کے رائل پرنس الفریڈ ہسپتال والوں نے تحقیق کی ہے کہ جو بچے مچھلی نہیں کھاتے ان میں سے ۱۸ء۴ فیصد کو دمہ کی شکایت تھی اور جو ہفتہ میں ایک بار سے زیادہ مچھلی کھاتے تھے ان میں سے صرف ۹ء۴ فیصد بچے دمہ میں مبتلا تھے۔ گویا مچھلی دمہ' زکام' کھانسی وغیرہ کے خلاف بھی جسم میں مدافعت پیدا کرتی ہے۔

سڈنی ہی میں ایک اور ادارہ Garuan Institute نے بھی مچھلی پر تحقیق کی ہے وہ کہتے ہیں مچھلی میں اومیگا-۳ کے استعمال سے خون جمنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اس سے کولسٹرول لیول بھی کم ہوتا ہے نیز یہ جسم کی سوجن کو کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس سے جوڑوں کی دردوں (ARTHRITIS) میں افاقہ ہوتا ہے مچھلی ذیابیطس کے لئے بھی مفید ہے۔ جن جانوروں پر تحقیق کی گئی ان میں سے ایسے جن کو انسولین کے خلاف بدن میں مزاحمت تھی ان کو مچھلی کھلانے سے انسولین کے خلاف ان کی الرجی ختم ہو گئی۔

سڈنی مارننگ ہیرلڈ لکھتا ہے کہ مچھلی کے تیل کے ایسڈ کی صورت میں موجودہ ہزار سال کا معجزانہ علاج دریافت ہوا ہے۔ سالمن مچھلی جو بالخصوص اومیگا-۳ سے بھرپور ہوتی ہے۔ وہ امراض قلب' کولسٹرول لیول' دمہ' آرتھرائٹس اور نظر کی بیماریوں کا بہت عمدہ علاج ہے اخبار لکھتا ہے شاید ہی کوئی ہفتہ گزرتا ہو گا جب مچھلی کے فوائد پر کوئی نئی سے نئی تحقیق سامنے نہ آتی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں مچھلی کو اپنے فضلوں میں سے گنواتے ہوئے اسے "لحماً طریا" قرار دیا ہے (۱۶:۱۵)۔ "طریا" مصدر ہے جو کبھی مفعول اور کبھی فاعل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے تو "لحماً طریا" کے معنے ہوئے ایسا گوشت جو تروتازہ رکھا گیا ہے یا ایسا گوشت جو کھانے والے کو تروتازہ رکھتا ہے۔ یعنی صحت بخش ہے۔ اور "طریا" ہونے کی وجہ سے جسم کی رطوبات کو قائم رکھتا ہے جیسے کسان زمین میں بیج بونے کے لئے اس کے "وطر" (وتر) پر آنے کا انتظار کرتا ہے "طری البناء" کسی عمارت کو مٹی گارے سے پلستر کرنے کو کہتے ہیں جس سے عمارت میں ایک نیاپن' خوبصورتی اور مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض مچھلی کے فوائد پر ہمیشہ تحقیق ہوتی رہے گی اور ہر تحقیق (کلام الٰہی کی) صداقت کو ثابت کرنے والی ہو گی۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اس کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔ دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت' وجاہت' عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس بمقابلہ مشرقی یورپی ممالک

روسی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ نیٹو تنظیم اور مغربی ممالک عام طور پر چاہتے ہیں کہ روس سابقہ سوویت ریاستوں کے ساتھ فوجی اتحاد قائم نہ کر سکے۔ نیٹو کی تنظیم' آزاد ممالک کی دولت مشترکہ اور روس کے ساتھ تعلقات کو خراب کرنا چاہتی ہے۔ نیٹو نامی اس تنظیم نے مشرقی یورپ کی سابق کیمونسٹ ریاستوں پولینڈ ہنگری' اور زیک ری پبلک کو اپنی تنظیم میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز مغربی ممالک نے سابق سوویت یونین کی ایشیائی ریاستوں سے بھی تعلقات استوار کرکے روس کو دنیا میں تنہا بنانے کی کوششیں شروع کردی ہیں۔ ادھر روس نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ مشرقی یورپ کے جو ممالک ایٹمی طاقتوں کی تنظیم نیٹو میں شرکت کریں گے ان کے خلاف بھی جنگ کی صورت میں ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا۔

نیٹو کے ترجمان نے کہا ہے کہ روس نے بھی وسطی ایشیا میں اسلامی بنیاد پرستی کی اٹھان کے خلاف نیٹو سے امداد کی اپیل کی ہے۔ ان میں سے افغانستان کے بارے میں اسلامی بنیاد پرستی کے حوالہ سے زیادہ خطرات درپیش ہیں۔ دریں اثناء نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ نیٹو میں توسیع ناگریز ہے۔ تاہم اس بارے میں روس کی تشویش بے بنیاد ہے۔

روس میں کیمونزم کا نظام ختم ہونے کے بعد روس نے بھرپور کوشش کی اسے بھی نیٹو کی رکنیت دے دی جائے لیکن نیٹو کے سبھی ارکان اس کے مخالف نکلے۔ اس کوشش میں ناکامی کے بعد اب روس اس کوشش میں ہے کہ مشرقی یورپ کے سابقہ کیمونسٹ ممالک کو نیٹو میں شامل نہ کیا جائے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو جنگ کی صورت میں روس کے ایٹمی ہتھیاروں کا نشانہ سبھی نیٹو کے اراکین کے خلاف ہو گا۔

OOO

بھارتی وزیراعظم کی خواہش

بھارتی وزیراعظم دیوی گاوَڑا نے پاکستان اور بھارت کے درمیان مناسب سطح پر جلد سے جلد باہمی مذاکرات شروع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان کے لئے وزیراعظم نواز شریف کے نام مبارکباد کے پیغام کے ساتھ ساتھ دیوی گاوَڑا نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ باہمی مفادات کے تمام معاملات پر وسیع تر اور جامع بات چیت کی جائے۔ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے نواز شریف کے مثبت بیان کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی لیڈر کے جذبات کا جواب اسی جذبے سے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے خیال میں باہمی تعاون کے لئے بہت مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے پاکستانی وزیراعظم کو یقین دلایا کہ ان کی حکومت مثبت اور تعمیری طریقے سے ان مواقع کی طرف توجہ دے گی۔ اور بھارت اس بات پر بھی اتفاق کرتا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعاون سے دونوں ملکوں کے عوام کو بے حد فائدہ ہو گا۔ محمد نواز شریف کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان ماضی میں کئی بار مذاکرات ہوئے۔ مگر ہمیشہ یہی پاکستان کا اصرار رہا کہ مسئلہ کشمیر کو ان مذاکرات میں زیر بحث لایا جائے۔ اور کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے بارے میں تصفیہ کیا جائے لیکن بھارت کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو چھوڑ کر دوسرے معاملات پر گفتگو کی جائے۔ پاکستان ماضی میں اپنی بات کو بار بار دوہراتا رہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ایجنڈے میں سرفہرست ہونا چاہئے تب ہی دونوں ملکوں کے تعلقات درست ہو سکتے ہیں۔ بھارت اکثر و بیشتر اس مسئلے پر گفتگو سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ شاید بھارتی لیڈروں کے دل سے ابھی تک "اعلان تاشقند" کا خوف دور نہیں ہوا۔ اس وقت کے بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد اسی رات دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے تھے اور اس معاہدے کے تحت پاکستان کا موقف ہمیشہ یہی متنازعہ رہا ہے۔

OOO

مذہبی آزادی کا حق

امریکی وزارت خارجہ کی مشاورتی کمیٹی برائے مذہبی آزادی نے گزشتہ روز اپنے بیان میں کہا ہے کہ مذہبی آزادی انسانی حقوق کے عالمی منشور کے مطابق تمام انسانوں کا بنیادی حق ہے۔ بین الاقوامی قانون بھی انسان کی مذہبی آزادی کو تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے امریکی حکومت دنیا بھر میں مذہبی آزادی کو کچلنے اور اسے خطرے میں ڈالنے کے اقدامات کے سدباب کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

OOO

بھارتی وزیراعظم کی مشکل

14۔ جماعتوں پر مشتمل یونائیٹڈ فرنٹ کے سربراہ بھارتی وزیراعظم دیوی گاوَڑا ایک بار پھر مشکل کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان کی 14 جماعتیں مل جل کر بھی حکومت بنانے کی سادہ اکثریت حاصل نہیں کر سکیں لہٰذا ان کی حکومت کانگرس کی تائید و نصرت سے چل رہی ہے۔ اب کانگرس آئی نے ان کی غیر مشروط حمایت ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گزشتہ روز کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پارٹی کے سربراہ سیتارام کیسری کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جب مناسب سمجھیں گوڑا حکومت کے خلاف کوئی بھی اقدام کر سکتے ہیں۔ کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ گاوَڑا کی غیر مشروط حمایت نہیں کر سکتے۔ اچھے اقدامات کی حمایت کی جائے گی اور برے اقدامات کی بھرپور مخالفت کی جائے گی۔

یادرفتگان

ایک المناک وفات

میجر(ر) محمد اسلم صاحب راولپنڈی

2۔ جنوری 1997ء میری بہو ڈاکٹر رقیہ علی منہاس اہلیہ عزیزم میجر ولید اسلم منہاس غیر متوقع اور اچانک فالج کے شدید حملہ سے دوچار ہوئی اور ڈیڑھ بجے AFIC راولپنڈی میں داخل ہو گئی۔ اس وقت وہ بے ہوش تھی۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ماہر ڈاکٹروں کا علاج شروع ہوا مگر شومئی قسمت کہ جوں جوں علاج ہوتا گیا مرض بڑھتا گیا اور آخر کار 3۔ فروری کو 4 بجے کے قریب وہ اس فانی دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی اور لواحقین کو سوگوار حالت میں چھوڑ گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

عزیزہ رقیہ علی منہاس آپا سلیمہ اور سیٹھ محبوب علی صاحب (وفات یافتہ) آف حیدر آباد دکن کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی۔ جس کے والدین نے دین حق کی دعوت الی اللہ کے لئے شب و روز کی توفیق پائی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔

4۔ فروری کو امیر صاحب راولپنڈی نے جنازہ پڑھایا جس میں کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں ان کی میت کو لے جایا گیا۔

5۔ فروری کو بیت مبارک میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد لواحقین واپس راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

موصوفہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بخوبی سرانجام دیتی رہی اور تین بیٹیوں کی پرورش کے فرائض بخوبی سرانجام دئے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین اور تینوں بیٹیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ڈیزل مکان گرم کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے تھے اپنے انکل کو ہماری مشکل پیش کی۔ اس نے ڈیزل کے ڈرم میں ایک پائپ ڈالا اور دوسری طرف سے منہ میں پائپ لے کر زور سے کھینچا ڈیزل ایک 40 لیٹر کے کنستر میں آنا شروع ہو گیا۔ ہماری گاڑی میں 40/45 لیٹر ڈیزل ہی آتا تھا اس نے ہماری گاڑی Full کر دی۔ جیسا کہ عرض کیا ہے روس میں پٹرول بہت سستا تھا اور ڈیزل تو اس سے بھی سستا۔

چنانچہ 5 لیٹر دودھ اور 40 لیٹر ڈیزل کے ہم نے 2 ڈالر ادا کئے جو حاصل کر کے وہ بہت خوش تھے اور ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مشکل کے وقت میں اس خدا نے اپنے واقفین کی مدد فرمائی۔ اور اس مشکل وقت میں کام آنے پر ان انکل بھتیجے کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 4

جلد ہی ربوہ میں جماعت کا نیا مرکز قائم ہو گیا۔

ربوہ میں الٰہی وعدہ پورا ہونے کا نظارہ! اپریل 1949ء میں ربوہ میں جماعت کا پہلا سالانہ جلسہ ہوا جس کے بعد ہر سال جلسے میں شامل ہونے اور اس کی برکات حاصل کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ حاضری کی تعداد 50ء میں پچیس ہزار اور 51ء میں تیس ہزار پانچ سو تھی۔ جب 52ء میں جلسہ ہوا تو قریباً ایک ہزار کارکن صرف مہمانوں کی خدمت اور انتظامات جلسہ کرنے پر متعین تھے اور حاضرین جلسہ کی تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ پہنچ گئی اس جلسہ میں پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک کے احمدی بھی شامل ہوئے۔ چنانچہ جرمنی امریکہ' شام سوڈان حبشہ برما چین و انڈونیشیا افریقہ' برٹش گی آنا (جنوبی امریکہ) کے احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے بھی بصد عقیدت اس موقعہ پر اپنے محبوب امام کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اور اس طرح ربوہ کی بے آب و گیاہ مقدس وادی میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خبر زمین کے کناروں تک پہنچنے کی بشارت کے پورا ہونے کا روح پرور نظارہ دکھلا دیا۔

الغرض جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی بنیاد ایسے حالات میں رکھی گئی جس میں ظاہری اسباب کو دیکھتے ہوئے کامیابی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ اسی فضا میں احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس بابرکت اجتماع کی مقبولیت' رونق شہرت اور برکت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بلکہ ناموافق حالات جس قدر زیادہ پیدا ہوئے اور مخالفتوں عداوتوں ابتلاؤں اور رکاوٹوں کے طوفان جتنی شدت اختیار کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور معجز نمائی نے اس جلسے کی کامیابی کو بھی اتنا ہی زیادہ نمایاں کیا۔

اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ خدائے قادر و توانا جب کسی جماعت کو اپنی نصرت و تائید سے نوازنے کا ارادہ فرما لے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس ارادہ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

مختلف سالانہ جلسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد

1891ء 75
1892ء 500
1908ء آٹھ سو
1914ء دو ہزار
1924ء پندرہ ہزار
1939ء چالیس ہزار
1952ء پچاس ہزار

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ یکم مارچ 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ- 28-2-97 (دوبارہ)-
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے- 28-2-97 (دوبارہ)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 بیت بازی کھاریاں بمقابلہ میرپور خاص (دوبارہ)-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر- مولانا سلطان محمود انور ادارہ (امامت)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 28-2-97 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 28-2-97 (دوبارہ)-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس- (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
7-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- محمود ہال- لندن- 1-2-85-
7-30 رات- بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97-
8-30 کینیڈین ڈسک-
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-

اتوار 2- مارچ 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو پروگرام- (نیا)-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97 (دوبارہ)-
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں- (نیا)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈسک-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-
10-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
12-00 دوپہر- سرائیکی پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس- (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الربع محمود ہال لندن- (23-2-97)-
7-00 رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 2-3-97-
8-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہڑپہ کے متعلق ڈاکو منٹری-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- پروگرام امامت کے متعلق ازواقفین نو-

پیر 3- مارچ 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 کوئز- ربوہ بمقابلہ کراچی- بمقابلہ ملتان-
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر 16) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (1995ء)
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 پروگرام امامت- ازواقفین نو (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکو منٹری ہڑپہ (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- پروگرام امامت (دوبارہ)-
12-00 (دوپہر) درس کلام الٰہی (نمبر 16) (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (3-3-97)-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل کراچی بیڈ منٹن ٹورنامنٹ-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

منگل- 4- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-30 انٹرویو پروفیسر گال ٹیری اور مسز گال ٹیری- آف کینیڈا-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع-
4-00 نارویجین پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل کراچی بیڈ منٹن ٹورنامنٹ (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ 3-3-97 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-55 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن (26-1-96)-
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (4-3-97)-
8-15 طبی معاملات- یرقان-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 نارویجین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب سکنہ چاندو کے تحصیل و ضلع نارووال بس کے ایک حادثہ میں قریباً 24 گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ 28-1-97 کو علامہ اقبال میموریل سول ہسپتال سیالکوٹ میں بعمر 45 سال بقضائے الٰہی انتقال کر گئے- اگلے روز مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

گمشدہ زیورات

○ مورخہ 18-2-97 کو دارالرحمت وسطی ربوہ سے ریلوے اسٹیشن کے راستہ میں یا ریلوے اسٹیشن پر سبز رنگ کے شاپر بیگ میں چند قیمتی زیورات تھے جو گر گئے ہیں جس کسی کو ملے ہوں براہ کرم محترم صدر صاحب عمومی کے دفتر پہنچا دیں-

گمشدہ شناختی کارڈ

○ مکرم عبداللطیف صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کا شناختی کارڈ نمبر 261029-039134 کہیں گم ہو گیا ہے- اگر کسی دوست کو ملے تو صدر صاحب عمومی ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں-

بقیہ صفحہ 1

ہے میرے دل میں یقین پیدا کیا کہ یہ غلط انسان نہیں ہے یہ مختلف اور اجنبی اور دلکش وجود ہے- اور جب اس ماحول میں اس رجحان کے ساتھ اس لٹریچر کا مطالعہ کیا جو اس احمدی نے دیا تو دل تو پہلے ہی آمادہ تھا دل کے دروازے تو پہلے ہی کھول دیئے گئے تھے اس نے ہر بات پر (-) کہا کیونکہ جب اس شخص سے پیار ہو جائے جس کے اخلاق متاثر کرتے ہیں تو اس کی باتوں کے خلاف دل میں کوئی رد عمل نہیں ہوتا اور پھر (دعوت الی اللہ) کام آتی ہے' پھر مومنہ کے لفظ میں بھی طاقت پیدا ہو جاتی ہے-

(از خطبہ 29 نومبر 1996ء)

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 23 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ گروپوں کو ایک میز پر بٹھائیں گے معاملہ طے نہ ہوا تو آہنی ہاتھ سے نمٹوں گا۔ فرقہ واریت کی موجودگی میں ملکی معیشت بحال نہیں ہو سکتی۔ عقیدے کشت و خون کی ندیاں بہانے کو نہیں کہتے۔ انہوں نے کہا کہ شانتی نگر کے سانحہ میں پولیس کے ملوث ہونے پر متفق ہوں۔ انہوں نے ملتان میں گفتگو اور لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ تجاوزات کے خلاف مہم کے دوران چھابڑی ریڑھی والوں سے انتظامیہ راستہ صاف کرائے انہیں تنگ کیا تو آہنی ہاتھوں سے نبٹوں گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مرتضیٰ بھٹو کے قتل کا الزام صدر لغاری پر عائد کر دیا ہے۔ انہوں نے اس قتل کی تحقیقات کرنے والے ٹریبونل میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ لغاری کے پاس پارٹی کو ہائی جیک کر کے نمبرون فرد بننے کا ایجنڈا تھا۔ مرتضیٰ بھٹو کو روکنے کے لئے ڈی آئی جی' آئی جی' وزیر داخلہ' وزیر اعظم تک کو اعتماد میں نہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل آصف نواز کو نواز شریف نے قتل کرایا۔ مرتضیٰ کے قتل میں بریگیڈیر امتیاز ملوث ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مرتضیٰ کیس ٹریبونل کے سامنے طویل بیان دیا ابھی ان کا بیان جاری تھا کہ ٹریبونل کا وقت ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ میرا باڈی گارڈ علی ستارا بریگیڈیر امتیاز کا آدمی ہے تو میں نے اسے ہٹا دیا۔ پھر اس کی گرفتاری سے مرتضیٰ کے قتل کی سازش کا ڈرامہ ہوا۔ سازشیوں نے زرداری' عبداللہ شاہ' اور مسعود شریف کو قتل میں ملوث کیا۔ غنوئ' راؤ رشید' اسحاق خاکوانی اور مجیب پیرزادہ نے جو بیان دیئے وہ گھڑی ہوئی طوطا کہانی ہے۔ 92-1991 میں آصف کو قتل کر کے الزام مجھ پر اور 1993ء میں مجھے قتل کر کے الزام مرتضیٰ بھٹو پر لگانے کا منصوبہ بھی بنایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ساری سازشیں نہ صرف سندھ بلکہ پاکستان کے عوام کو ذہنی طور پر مفلوج اور پیپلزپارٹی سے بدظن کرنے کے لئے کی گئیں۔

○ شیعہ مرکز ضلع شیخوپورہ کے صدر اور مسلم لیگی رہنما سید جرار حسین زیدی ایڈووکیٹ کو صبح ساڑھے آٹھ بجے دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور متعدد لوگوں کی موجودگی میں فرار ہو گئے۔ وہ اپنے گھر واقع جناح پارک سے پیدل ضلع کچہری جا رہے تھے۔ وکلاء نے احتجاجاً ہڑتال کر دی۔ وہ دوبار بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کے صدر رہے۔ علاقے میں شیعہ سنی اتحاد کی علامت سمجھے جاتے تھے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایات کو نظر انداز کر کے انکم ٹیکس والے فارن کرنسی کے کھاتہ داروں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اکاؤنٹس ہولڈرز نے زرمبادلہ نکلوا لینے کی دھمکی دے دی ہے۔ وزیر اعظم کو تار دیئے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے اثاثے 3 کروڑ 16 لاکھ سے زائد ہیں۔ جبکہ ایک کروڑ 38 لاکھ سے زائد واجب الادا ہیں۔ مری میں شہباز شریف کے دو پلاٹ ہیں جن کی قیمت 61 ہزار روپے ہے۔ کوٹ لکھپت میں ایک لاکھ بیاسی ہزار روپے کی مالیت کی شہری اراضی ہے۔ مختلف کمپنیوں اور ملوں میں دو کروڑ 39 لاکھ روپے کے شیئرز اور انوسٹمنٹ ہے۔ 95 لاکھ 24 ہزار روپے کے دیگر اثاثے ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر پابندی ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ شہزاد پرویز کو سیکرٹری داخلہ پنجاب (ہوم سیکرٹری) مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ بھارتی وزیر خارجہ آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ بھارت پاکستان کے ساتھ ہر مسئلہ بات چیت کے ذریعہ حل کرنا چاہتا ہے۔ گلف نیوز کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت اور ایران میں ایٹمی سمجھوتہ نہیں ہو رہا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ خدانخواستہ اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو حشر پیپلزپارٹی سے بھی برا ہو گا۔ مسلم لیگ کو اس بات کی فکر ہے کہ دن رات محنت کی جائے۔ عوام خاموشی سے سب کچھ دیکھتے ہیں۔ میرے نزدیک عزت اہم ہے عہدہ نہیں۔

○ پنجاب بھر کے وکلاء شیخوپورہ کے وکیل جرار حسین زیدی کے قتل اور ہسپتال میں مبینہ لاپرواہی کے خلاف 24 فروری کو عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے۔

○ یورپی یونین نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے ثالثی کی پیشکش کر دی۔

○ چینی صدر اور وزیر اعظم نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ آں جہانی ڈینگ سیاؤ پنگ کی اصلاحات من و عن جاری رکھی جائیں گی۔ آن جہانی کی میت کو پیر کے روز آگ کے سپرد کیا جائے گا۔

○ اسرائیل کی پولیس نے رشوت کے ایک کیس میں وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو سے چار گھنٹے تک پوچھ گچھ کی اور انہیں دھمکی دی کہ اس کیس میں ان کے خلاف فرد جرم عائد کی جا سکتی ہے۔

○ لاہور سیشن کورٹ بم دھماکے کے ملزم محرم علی نے بتایا ہے کہ اس کو ڈاکٹر قیصر رضا نے اس دھماکے کا چھ ہزار روپے معاوضہ دیا تھا۔

○ سندھی اتحاد عوامی تحریک کے رسول بخش پلیجو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو اقتدار میں شامل کرنا سازش ہے۔ دہشت گرد خواہ کتنی ہی نشستیں حاصل کر لیں سندھ کی خود مختاری کا سودا ان کے ہاتھوں کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

○ مسلم لیگ کے لیاقت جتوئی نے سندھ کے وزیر اعلیٰ کا حلف اٹھا لیا۔ وہ مسلم لیگ' ایم کیو ایم اور فنکشنل لیگ کے مشترکہ امیدوار ہیں۔ انہوں نے 65 جبکہ پیپلزپارٹی کے نثار کھوڑو نے 34 ووٹ حاصل کئے۔ سپیکر کے عہدے پر ایم کیو ایم کے نواب مرزا اور ڈپٹی سپیکر کے لئے جلال محمود شاہ نے کامیابی حاصل کر لی۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر اختر مینگل 26۔ ارکان کی حمایت سے منتخب ہو گئے۔ وہ بلوچستان نیشنل پارٹی' جمہوری وطن پارٹی' جمعیت علمائے اسلام اور پیپلزپارٹی کے مشترکہ امیدوار تھے۔ ان کے مقابل پر صالح بھوتانی کو صرف 13 ووٹ ملے۔ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے دو ارکان نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔

○ لاہور اسلام آباد موٹروے عنقریب ٹریفک کے لئے کھول دی جائے گی۔ یہ پراجیکٹ نواز شریف کے گزشتہ دور میں بنایا گیا تھا۔

○ نئے وزیر اعلیٰ سرحد نے اپنے ابتدائی احکامات کے تحت ڈاکٹروں کے سوا تمام کنٹریکٹ ملازمین کو برطرف کر دیا ہے۔

○ تحریک نجات میں مسلم لیگی کارکن کے قتل کے الزام میں سابق ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی گوجرانوالہ کے خلاف ایکشن لئے جانے کا امکان ہے۔

○ عالمی بینک میں چھانٹی ہونے پر شاہد جاوید برکی سمیت 185 پاکستانی بھی اس کی زد میں آ گئے۔ 700 ملازمین کو گولڈن ہینڈ شیک کے ذریعے فارغ کیا جائے گا۔ حتمی فیصلہ 13 مارچ کو ہو گا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی۔

○ چینی کی قیمت میں 30 پیسے فی کلو کمی کر دی گئی ہے۔

○ کھیوڑہ میں ڈکیتی کی ایک واردات میں ڈاکو ڈیڑھ کلو سونا اور دو لاکھ روپے نقد لوٹ کر لے گئے۔

○ سابق حکومت کے دور کے بلدیاتی قوانین پر نظرثانی کا فیصلہ کیا گیا ہے سوشل ایکشن پروگرام بلدیاتی اداروں کے ذریعے کرانے کی تجویز ہے۔ بلدیاتی الیکشن اکتوبر میں کرانے کا فیصلہ کر کے کارکنوں کو تیاری کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے تحریک عدم اعتماد سے بچنے کے لئے ہیروئن مافیا کی مدد حاصل کر لی تھی۔ 1989ء میں تحریک کے دوران جس طرح سیاسی اصولوں کی مٹی پلید کی گئی وہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ عبرت حاصل کر کے توبہ کا راستہ اختیار کریں۔ الیکشن میں عوام نے باشعور ہونے کا ثبوت دیا اور بے نظیر کا تکبر خاک میں ملا دیا۔ وی آئی پی کلچر ختم کرنے کے اقدامات خوش آئند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے خلاف پیپلزپارٹی کے کارکنوں نے بھی بغاوت کر دی۔ محترمہ نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کو دہشت گردی کا اڈہ قرار دلانے کی کوشش کی تھی انہوں نے کہا مجھے یونیورسٹی کا ریکٹر صدر نے مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اپنے دور حکومت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بارے میں صوابدیدی اختیارات ختم کئے۔ صرف اسلام آباد سے 7۔ ارب روپے کے پلاٹ واگزار کرائے گئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے اچانک سروسز ہسپتال کا دورہ کر کے گندگی اور غفلت کے الزام میں ایم ایس سمیت 6۔ افسران کو معطل کر دیا۔ وہ رات گئے ہسپتالوں میں پہنچے تو وارڈوں میں شدید گندگی تھی۔ مریضوں نے شکایت کی کہ ہسپتال ہمارے لئے جیل ہے۔ شہباز شریف شکایات سن کر برہم ہو گئے اور کہا کہ ذمہ داروں کو معاف نہیں کروں گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے حکم جاری کیا ہے کہ شیعہ لیڈر جرار زیدی کے قاتلوں کو جلد گرفتار کیا جائے ورنہ افسر اپنی خیر منائیں۔

● احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت ● بغیر ٹانکے کے
جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی واعتماد کا نام
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس
کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244